Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۲۲ شوال ۱۳۹۹ھ ۱۵ تبوک ۱۳۵۸ہش ۱۵ ستمبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۰۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ :-
کچھ چکروں کی تکلیف رہی ۔ عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔
احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور بلڈ پریشر کی زیادتی کی وجہ سے ناساز ہے البتہ کمزوری اب سے رفع ہو گئی ہے۔
احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ عاجلہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین

ربوہ ۱۴ ستمبر۔ نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ ناظر ضیافت اور سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کی والدہ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم بابو محمد بخش صاحب دارالنصر شرقی ربوہ ۱۳ ستمبر کی شام پونے چھ بجے بعمر قریباً ۸۰ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد مبارک کے عربی جانب بعد نماز عصر پڑھائی۔ حضور نے مرحومہ کے اعزا سے اظہار تعزیت کیا اور جنازہ کو کندھا دیا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے ۱۹۲۹ء میں بیعت کی تھی۔ اپنے محلہ میں لجنہ کی صدر رہی تھیں۔ بچوں کو قرآن مجید کثرت سے پڑھاتی رہیں اور غرباء و مساکین کی خبر گیری کی طرف خاص توجہ دیتی تھیں۔

مرحومہ نے اپنے پسماندگان میں چار لڑکے پانچ لڑکیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔

مرحومہ کے صاحبزادگان میں سے مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب جماعت احمدیہ حلقہ دستگیر کراچی کے صدر ہیں۔ دوسرے صاحبزادے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ہیں۔ تیسرے مکرم سعید احمد صاحب جیٹ نیوی میں انجینئر ہیں اور چوتھے مکرم عبد الولی صاحب انگلستان میں مقیم ہیں۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے ۔ آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ ہر مسلمان پر فرض ہے

میری خواہش ہے کہ اجتماعات میں مجالس خدام و انصار کی نمائندگی سو فیصد ہو

امراء اضلاع اور مربیان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس کے لئے کوشش کریں

بنی نوع انسان کی سب سے بڑی خدمت اس کے لئے دعا کرنا ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا ارشاد

ربوہ ۱۴ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ میری خواہش ہے کہ پاکستان میں مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کی کوئی مجلس ایسی نہ رہے جس کا کوئی نہ کوئی نمائندہ اپنے سالانہ اجتماع میں شامل نہ ہو۔ اور یہ امراء اضلاع اور مربیان کی ذمہ داری ہے کہ ہر مجلس میں سے نمائندہ شامل ہو چاہے وہ ایک ہی ہو۔

حضور نے یہ ارشاد آج یہاں مسجد مبارک میں نماز جمعہ سے قبل خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ حضور نے ہر دو اجتماعات میں مجالس کی سو فیصد نمائندگی پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آنے والی نسلوں کے لئے نمونہ قرار دیا گیا ہے اس لئے ابراہیم علیہ السلام کی دو خصوصیات کہ وہ حنیف یعنی ہر وقت خدا کے حضور جھکنے والے تھے اور مسلم یعنی ہر دم خدا کے احکام بجا لانے والے تھے، اپنے اندر پیدا کرو۔ حضور نے خدام الاحمدیہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ وہ بنی نوع انسان کی بہترین خدمت اس کے لئے دعا کر کے انجام دے سکتے ہیں کیونکہ سب سے کارگر اور مؤثر حربہ جو انسان کو دیا گیا ہے وہ ایٹم بم نہیں بلکہ دعا کا ہتھیار ہے اور دوسرے نمبر پر جو ہتھیار دیا گیا ہے وہ ہائیڈروجن بم نہیں بلکہ نوع انسان کی خدمت، اس سے محبت اور شفقت کا اظہار ہے۔ حضور نے خدام اور انصار کو توجہ دلائی کہ انہیں ان کے یہ فرائض یاد دلانے کیلئے ہر سال اجتماع منعقد کئے جاتے ہیں حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ خیر رکھے اور اجتماع کامیابی سے منعقد ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ اگلے ماہ ۱۹۔۲۰ اور ۲۱ اکتوبر کو خدام الاحمدیہ کا اور اس سے اگلے ہفتے انصار اللہ کا اجتماع ہو رہا ہے۔ ان اجتماعات میں سوائے اُن چند سالوں کے جو بیچ میں آئے اور جب کسی قدر تنزل کی کیفیت رونما ہوئی ہمیشہ ہی خدام اور انصار پہلے سے بڑھ چڑھ کر تعداد میں شرکت کرتے رہے ہیں۔ میرے دل میں خواہش ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کی تربیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ خدام اور انصار کے اجتماعات میں ان کی تمام مجالس شرکت کریں۔ حضور نے فرمایا کہ بعض جماعتیں بڑی ہیں اور بعض بلحاظ تعداد مختصر ہیں۔ بعض جماعتیں فعال ہیں اور بعض سست ہیں، بعض اضلاع کے امراء اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ بوجھ کر ادا کرتے اور بعض سست اور کمزوری دکھانے والے ہیں، بعض مربی صاحبان کو اللہ تعالیٰ ایثار اور محبت و پیار سے اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی توفیق دیتا ہے اور بعض کے دلوں میں خدا کی محبت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن سے اس رنگ کا پیار نہیں کہ جیسے ایک آگ بھڑک رہی ہو۔ حالانکہ اگر کسی مربی کے علاقے میں کمزوری ہو تو اس کی راتوں کی نیندیں حرام ہو جانی چاہئیں۔ حضور نے امراء اضلاع اور مربیان کو ہر دو اجتماعات میں مجالس کی سو فیصد نمائندگی کا ذمہ دار بناتے ہوئے فرمایا کہ چاہے ایک مجلس سے ایک ہی خادم کیوں نہ آئے مگر آئے ضرور۔ کیونکہ اجتماع دنیوی میلے نہیں بلکہ جماعت کی ذہنی اور اخلاقی تربیت کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔ ذہنی تربیت اس لحاظ سے کہ بہت سی نیکی کی باتیں کانوں میں پڑتی ہیں اور اخلاقی اس لحاظ سے کہ خدام و انصار کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ قرآن کریم کے مطابق حقیقی مسلمان بننے والے ہوں۔

حضور نے حضرت ابراہیمؑ کی دو خصوصیات حنیف اور مسلم کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ اُمت مسلمہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بنی نوع انسان کے لئے سکھ کا سامان پیدا کرے۔ حضور نے خدام اور انصار کے لئے دعا کی کہ وہ اس مقصد کے حصول میں کامیابی حاصل کریں اور خدام اور انصار کو خدا تعالیٰ یہ ہمت عطا کرے کہ ان کی کوئی مجلس ایسی نہ رہے جو نمائندگی سے محروم ہو اور ہر سال کا اجتماع ایک ایسے موسم بہار کی طرح ہو جس میں درخت نئی شان سے پہلے سے بڑھ کر اپنی سرسبزی و شادابی کو پیش کریں۔ اور ہمارے اجتماع اسی طرح پہلے سے بڑھ کر عاجزانہ راہوں کو اختیار کر کے نئی بہاروں کے حسین ترین گلدستے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ ہمیں عقل، سمجھ، ہمت اور عزم دے اور کامیابی کی انتہا ہمارے لئے مقدر کر دے۔ آمین

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۲ر شوال ۱۳۹۹ھ
۱۵ر تبوک ۱۳۵۸ہش
۱۵ر ستمبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم الشّان نعمت اور ہمارا فرض

خدائی جماعت کو مامور من اللہ کی مقبول دعاؤں کی شکل میں جو عظیم الشّان نعمت اور برکت حاصل ہوتی ہے اس کا تسلسل اس کے خلفاء کی مقبول دعاؤں کی شکل میں بعد میں بھی جاری رہتا ہے۔ چونکہ خلیفہ خدا تعالیٰ اپنے بندۂ اخص کو خود بناتا ہے اس لئے وہ اس کی دعاؤں کو بھی خاص شرفِ قبولیّت سے نوازتا ہے۔ اِس طرح جو برکت و نعمت مامور من اللہ کی بعثت کے نتیجہ میں معرضِ وجود میں آنے والی خدائی جماعت کے اوّل دن سے ہی شاملِ حال ہوتی ہے، بعد ازاں خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے اس کا سلسلہ ممتد ہوتا چلا جاتا ہے اور وہ کسی وقت اور کسی حال میں بھی اُس سے محروم نہیں ہوتی۔

اس لحاظ سے جماعتِ احمدیہ کو بفضلِ اللہ تعالیٰ ایک خصوصی امتیاز یہ بھی حاصل ہے کہ یہ امام آخرالزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی مقبول دعاؤں اور آپؑ کے ذریعہ ملنے والی عظیم الشّان آسمانی بشارتوں کی وارث ہے اور خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے خلفاء سلسلۂ احمدیہ کی مقبول دعائیں اور ان کی وساطت سے ملنے والی نئی بشارتیں اس کے شاملِ حال ہیں۔ اِن مقبول دعاؤں اور بشارتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور یہ پوری ہو ہو کر افرادِ جماعت کے لئے ازدیادِ ایمان والیقان اور روحانی مسرّتوں پر منتج ہوتی چلی آ رہی ہیں۔ اس ضمن میں ہم علی الخصوص اُن بیش قیمت دعاؤں کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کے لئے بالعموم اور ہر قوم اور ہر ملک کے احمدیوں کے لئے بالخصوص اللہ تعالیٰ کے حضور بالالتزام مانگتے ہیں جن کے نتیجہ میں آسمانی رحمتیں اور برکتیں مسلسل ان کے شاملِ حال رہتی ہیں۔

چنانچہ جب ۱۹۶۵ء میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خلافت کے منصبِ جلیلہ پر فائز فرمایا تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے احبابِ جماعت کی ہمدردی و خیر خواہی کے جذبۂ بے پناہ سے لبریز ہو کر سب سے پہلے جو نشان مانگا وہ قبولیتِ دعا ہی کا نشان تھا۔ آپ نے اپنے عہدِ خلافت کے پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنی افتتاحی تقریر میں اِس نشان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"میری دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں اور مَیں ہمیشہ آپ کی دعاؤں کا بھوکا ہوں۔ مَیں نے آپ کی تسکینِ قلب کے لئے، آپ کے بار ہلکا کرنے کے لئے، آپ کی پریشانیوں کو دُور کرنے کے لئے اپنے ربّ رحیم سے قبولیتِ دعا کا نشان مانگا ہے اور مجھے پورا یقین اور پورا بھروسہ ہے اُس پاک ذات پر کہ وہ میری اِس اِلتجا کو ردّ نہیں کرے گا"

(الفضل ۲۳ر دسمبر ۱۹۶۵ء)

دیکھنے اور سوچنے والی بات یہ ہے کہ حضور نے خدا تعالیٰ سے قبولیّتِ دعا کا نشان اپنے لئے، اپنی اولاد کے لئے اور اپنے گھر اور خاندان والوں کے لئے نہیں مانگا بلکہ مانگا ہم افرادِ جماعت کی تسکینِ قلب کے لئے، ہمارے بار ہلکے کرنے کے لئے اور ہماری پریشانیوں کو دُور کرنے کے لئے۔ اور پھر اِس نشان کے مانگنے کے ساتھ ہی حضور نے ہمارے لئے خاص التزام سے یہ سب دعائیں مانگنی بھی شروع کر دیں۔

چنانچہ حضور نے اِسی تقریر کے آخر میں فرمایا:-

"پچھلے دنوں ہر نماز میں اپنے ربّ سے خاص طور پر مَیں یہ دعا کرتا رہا ہوں کہ اے خدا! تُو ہمارے کمزوروں کو طاقت بخش اور ہمارے بیماروں کو شفا دے اور ہم سب کی پریشانیوں کو دُور فرما اور ہمارے اندھیروں کو نور سے بدل دے اور ہم پر اپنی بڑی رحمتیں نازل کر اور ہمارے دلوں کو اپنی محبّت سے بھر دے اور احمدیت کو جس مقصد کے لئے قائم کیا گیا ہے ہمیں اُس مقصد میں جلد تر کامیابی عطا فرما تاکہ ہم اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھ لیں کہ ساری دُنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو گئی ہے"!

دعاؤں کا یہ سلسلہ اُس وقت سے جاری ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کو خلافت کی مسندِ جلیلہ پر متمکن فرمایا ہے (باقی صہ پر)

مرا رسولؐ

میرے دِنوں کا نیّرِ تاباں مرا رسولؐ
میری شبوں کی شمعِ فروزاں مرا رسولؐ

ہفت آسماں نجومِ نبوّت کی جلوہ گاہ
ہفت آسماں کا مہرِ درخشاں مرا رسولؐ

حُسنِ ازل ہے شہرِ نگاراں میں جلوہ ریز
اور شہر یارِ شہرِ نگاراں مرا رسولؐ

شاہوں کی شان جس نے بیابانیوں کو دی
لوگو! ہے وہ رسولِ بیاباں مرا رسولؐ

ہے کائنات دیدۂ بینا! کھُلی کتاب
مضمونِ کائنات کا عنواں مرا رسولؐ

صبحِ ازل وہ باعثِ تخلیقِ زندگی
اور آج بھی ہے زیست بداماں مرا رسولؐ

ہر نقشِ پا ہیں اُس کے ہدایاتِ دو جہاں
ہر دَور میں ہے ہادیٔ دَوراں مرا رسولؐ

تھا فخر فقر میں جسے وہ بوریا نشیں
بالائے شان و شوکتِ شاہاں مرا رسولؐ

ہیں بے مثال روضۂ رضواں کی رونقیں
رونق فروزِ روضۂ رضواں مرا رسولؐ

ختم اس کی ذات میں ہے نبوّت کا ہر کمال
سچ پوچھیے تو خاتمِ انساں مرا رسولؐ

گو وہ خدا نہیں تھا مگر تھا خدا نما
خِلقت میں نور خُلق میں قرآں مرا رسولؐ

سَو بار لوگ کافر و ملحد کہیں مجھے
ناہیدؔ میرا دیں مرا ایماں مرا رسولؐ

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم البحر - قسط نمبر ۵

سمندر اور اُن کے حصّے

مکرم حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی سابق پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

سمندروں میں دنیا کا ۹۷ فیصد پانی جمع ہے۔ اور وہ زمین کے ۷۱ فیصد حصہ کو ڈھانپے ہوئے ہیں۔ صرف ۲۹ فیصد حصہ ایسا ہے۔ جو ننگا ہے۔ جو خشکی کہلاتا ہے خشکی اور تری کی یہ تقسیم شمالی اور جنوبی کروں میں مساوی نہیں۔ شمالی نصف کرہ کا ۶۱ فیصد پانی سے ڈھکا ہوا ہے۔ اور جنوبی نصف کرہ ۸۱ فیصد۔ یہ پانی ایک مسلسل سمندر کی صورت میں ساری خشکی کو گھیرے ہوئے ہے۔ اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ سمندر ایک ہی ہے۔ تاہم براعظموں نے درمیان میں حائل ہو کر اس کو کئی بڑے بڑے حصوں میں تقسیم کر دیا ہے ہر حصہ کو بحر کہتے ہیں۔

سات سمندر

عربوں نے اپنی ترقی کے دور میں جہازرانی کی طرف بڑی توجہ کی تھی۔ اور بقول موسیو لیبان "وہ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے جہازران تھے۔ ان کے بحری بیڑے اس وقت چین تک پہنچ کر تجارت میں مصروف تھے۔ جبکہ یورپ والے اس براعظم کے وجود تک سے ناواقف تھے۔" انہوں نے اپنی کتابوں میں جن سات سمندروں کا ذکر کیا ہے۔ وہ۔ بحیرۂ چین، خلیج بنگال، بحیرۂ عرب، خلیج فارس، بحیرۂ احمر، بحر روم اور بحر اوقیانوس ہیں۔ چودھویں صدی کے آخر بلکہ پندرھویں صدی کے وسط تک سمندروں کی اس تقسیم کو تسلیم کیا جاتا رہا۔ اس کی قبولیت کا اندازہ اس امر سے ہوتا ہے کہ سات سمندروں کی اصطلاح کئی زبانوں کا جزو بن گئی۔

بعد میں جب نئے علاقے دریافت ہوگئے تو اس تقسیم کو ترک کر دیا گیا۔ تاہم اب بھی بڑے بڑے سمندر سات ہی ہیں۔ ان کے مقابل خشکی کے بڑے بڑے قطعات بھی سات ہی ہیں جنہیں براعظم کہتے ہیں۔ ان سمندروں اور براعظموں کی تفصیل ذیل جدولوں سے ظاہر ہے۔

مندرجہ بالا جدول سے ظاہر ہے کہ بحرالکاہل سب سے وسیع سمندر ہے۔ وہ زمین کے قریباً ایک چوتھائی حصہ کو ڈھانکے ہوئے ہے۔ اور رقبہ میں بحر اوقیانوس اور بحر ہند کے مجموعہ کے برابر ہے۔

خشکی کی اوسط بلندی ۲۷۷۲ فٹ ہے جبکہ سمندروں کی اوسط گہرائی ۱۲۵۴۰ فٹ ہے۔

سمندروں کی حدود

سمندروں کی حدود متعین کرنا آسان کام نہیں۔ تاہم وضاحت کے لئے کچھ نہ کچھ حدبندی ضروری ہے۔ اوپر کی جدول میں شمالی اور جنوبی سمندروں کے درمیان خط استوا کو حد فاصل تسلیم کیا جاتا ہے۔ سمندر کا وہ حصہ جو ۵۵ درجہ عرض بلد جنوبی کے جنوب میں واقع ہے۔ بحر جنوبی یا بحر انٹارکٹک کہلاتا ہے۔ بحر منجمد جنوبی اسی سمندر کا ایک حصہ ہے۔ بحر منجمد شمالی ایک لحاظ سے بحر اوقیانوس کا ہی حصہ سمجھا جاتا ہے کیونکہ دونوں کے درمیان حدبندی مشکل ہے۔ بحرالکاہل بھی شمال میں بحر منجمد شمالی سے آبنائے بیرنگ کے ذریعہ مل جاتا ہے۔ جنوب میں بحرالکاہل، بحر اوقیانوس سے ایک فرضی خط کے ذریعہ جو راس ہارن (جنوبی امریکہ) اور جزیرہ نما پالمر (انٹارکٹکا) کو ملاتا ہے۔ جدا ہوتا ہے۔ بحر ہند کی حدود بھی دو فرضی خطوط کے ذریعہ متعین کی گئی ہیں۔ جو مغرب کی طرف راس امید (افریقہ) کو انٹارکٹکا سے اور مشرق کی طرف ملایا کو راس لیون (مغربی آسٹریلیا) سے ملاتے ہیں۔

سمندر کے چھوٹے ٹکڑوں کو بحیرہ کہتے ہیں۔ جیسے بحیرۂ عرب یا بحیرہ روم۔ بڑے سمندروں میں ملحق جو چھوٹے ٹکڑے ہوتے ہیں وہ اسی کا حصہ سمجھے جاتے ہیں جیسے بحیرۂ بالٹک۔ بحیرۂ اسود۔ بحیرۂ روم در اصل بحر اوقیانوس کا حصہ ہیں۔ سمندر کے وہ حصے جو دور تک خشکی میں چلے جاتے ہیں خلیج کہلاتے ہیں۔ جیسے خلیج بنگال یا خلیج فارس۔

بعض بحیروں کے کوائف درج ذیل ہیں۔

سات سمندر (جدول نمبر ۱)

سمندر کا نام	رقبہ (مربع میل میں)	اوسط گہرائی (فٹ میں)	زیادہ سے زیادہ گہرائی (فٹ میں)
بحر منجمد شمالی	۵۵۴۱۰۰۰	۴۲۰۰	۱۷۵۰۰
بحر اوقیانوس شمالی	۱۷۶۴۶۰۰۰	۱۰۷۸۰	۳۰۲۴۶
" " جنوبی	۱۴۰۹۸۰۰۰	۱۳۴۲۰	
بحرالکاہل شمالی	۳۱۶۳۹۰۰۰	۱۴۰۵۰	۳۵۶۴۰
" " جنوبی	۳۲۳۶۱۰۰۰	۱۳۶۶۰	
بحر ہند	۲۸۴۰۰۰۰۰	۱۳۰۰۲	۲۴۴۴۲
" " جنوبی (بحر انٹارکٹک)	۱۲۴۵۱۰۰۰	۱۲۲۴۰	؟

سات براعظم (جدول نمبر ۲)

براعظم کا نام	رقبہ (مربع میل میں)	اوسط بلندی (فٹ میں)	زیادہ سے زیادہ بلندی (فٹ میں)	کم سے کم بلندی فٹ میں
ایشیا	۱۷۰۳۵۰۰۰	۳۰۰۰	۲۹۰۲۸ (کوہ ایورسٹ)	۱۲۹۲ فٹ سطح سمندر سے نیچے (بحیرہ مردار فلسطین)
یورپ	۳۸۵۰۰۰۰	۹۸۰	۱۸۴۶۸ کوہ البرز	۸۵٫۵ " " " (بحیرہ کیسپین روس)
افریقہ	۱۱۶۳۵۰۰۰	۱۹۰۰	۱۹۵۹۰ کوہ کلمن جارو	۴۳۶ " " " (قطارہ کا نشیب مصر)
شمالی امریکہ	۹۴۳۵۰۰۰	۲۰۰۰	۲۰۳۲۰ کوہ میکنلے	۲۸۲ " " " (وادی موت کیلیفورنیا)
جنوبی "	۶۹۰۰۰۰۰	۱۸۰۰	۲۲۸۳۵ کوہ اکانکاگوا	سطح سمندر
انٹارکٹکا	۵۸۰۰۰۰۰	۶۰۰۰	۱۵۱۰۰ کوہ مارخم	"
آسٹریلیا	۲۹۷۵۰۰۰	۱۰۰۰	۷۳۲۸ کوہ کوسی اسکو	۳۹ فٹ سطح سمندر سے نیچے (جھیل ایری)

چھوٹے سمندر (بحیرے) جدول نمبر ۳

نام بحیرہ	رقبہ (مربع میلوں میں)	اوسط گہرائی (فٹ میں)	زیادہ سے زیادہ گہرائی (فٹ میں)
بحیرۂ روم	۱۱۴۵۰۰۰	۴۵۰۰	۱۵۵۹۴
" احمر	۱۷۸۰۰۰	۱۴۹۰	۹۳۰۱
" اسود	۱۶۸۰۰۰	۴۳۰۰	۷۳۶۲
" شمالی	۲۲۱۰۰۰	۱۸۰	۲۱۶۵
" چین مشرقی	۴۸۰۰۰۰	۶۱۰	۸۹۲۰
" " جنوبی	۸۹۵۰۰۰	۵۴۰۰	۱۴۴۵۶
بحیرۂ زرد	۴۸۰۰۰۰	۱۶۰	۳۴۸
خلیج میکسیکو	۷۰۰۰۰۰	۴۷۰۰	۱۲۴۳۶
بحیرۂ بالٹک	۱۵۸۰۰۰	۲۲۱	۱۴۰۰
خلیج ہڈسن	۴۷۲۰۰۰	۴۴۰	۸۴۹

بری زیر آب

اگر ہم سمندر کے ساحل پر کسی جگہ کھڑے ہو جائیں تو بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ خشکی اس مقام پر ختم ہو گئی۔ جہاں پانی ساحل سے ٹکراتا ہے۔ لیکن در حقیقت براعظم اس مقام پر ختم نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کے کنارے ڈھلوانوں کی شکل میں دور تک سمندروں میں چلے جاتے ہیں۔ خشکی کے یہ حصے جو پانی کے اندر چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور کسی بڑی خشکی کا تسلسل ہوتے ہیں۔ بری ترائی یا بری زیر آب کہلاتے ہیں۔ ان کی اوسط ڈھلوان قریباً ۱۰ فٹ فی میل ہے۔ اگرچہ تمام براعظموں اور جزیروں کے اطراف بری زیر آب موجود ہیں۔ لیکن ان کی چوڑائی ہر جگہ یکساں نہیں۔ جیسے فوریڈا (شمالی امریکہ) اور چلی (جنوبی امریکہ) میں اس کی وسعت نصف میل سے بھی کم ہے۔ اس کے برعکس یورپ اور سائبیریا (روس) کے شمال میں اس کی چوڑائی ۷۵۰ میل تک ہے۔ بلند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ کا بائیسواں سالانہ اجتماع

انصار اللہ کا بائیسواں سالانہ اجتماع ۲۶، ۲۷، ۲۸ اخاء ۱۳۵۸ ہش (اکتوبر ۱۹۷۹ء) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ یہ اجتماع بہت سی برکات کا حامل ہوتا ہے۔ تربیتِ نفس کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔ دعاؤں اور انابت الی اللہ کا ایک مخصوص ماحول ہوتا ہے۔ ان برکات سے متمتع ہونے کے لئے ازراہِ کرم اس بابرکت اجتماع میں خود بھی شمولیت فرمائیں اور دیگر انصار کو بھی بھرپور تحریک فرمائیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ حضور کا یہ ارشاد بھی مدِ نظر رہے کہ ہر چھوٹی مجلس سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور شامل ہو اور بڑی مجالس سے زیادہ سے زیادہ اراکین کو شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ ازراہِ کرم اجتماع کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کا خاص خیال رکھیں:۔

۱۔ اجتماع کے موقع پر شوریٰ انصار اللہ بھی منعقد ہوتی ہے جس کا ایجنڈا پہلے سے مقرر ہوتا ہے۔ اس ایجنڈا کے لئے اگر آپ اپنی مجلس کی طرف سے کوئی تجویز / تجاویز بھجوانا چاہتے ہوں تو معین الفاظ میں لکھ کر اپنی مجلسِ عاملہ کی منظوری کے بعد مرکز میں بھجوا دیں۔ صدر محترم نے تجاویز مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ تبوک / ستمبر مقرر فرمائی ہے۔

۲۔ شوریٰ میں صرف وہی دوست حصہ لے سکیں گے جو باقاعدہ اپنی مجلس کی طرف سے منتخب ہو کر آئیں گے۔ زعیم / زعیم اعلیٰ۔ ناظم / ناظم اعلیٰ اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے رکن ہوں گے۔ دستورِ اساسی کے لحاظ سے ہر بیس ارکان پر ایک نمائندہ منتخب ہو سکتا ہے۔ آپ براہِ کرم حسب قواعد نمائندگانِ شوریٰ کا انتخاب کروا کر اسماء مرکز میں بھجوائیں۔ نمائندگان کے اسماء مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ اخاء / اکتوبر مقرر کی گئی ہے۔

۳۔ اجتماع کے انتظامات کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے ازراہِ کرم اپنی مجلس کے اجتماع کا سالانہ چندہ جلد وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں تاکہ انتظامات میں کوئی دقت نہ ہو۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تعمیر مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر جاری ہے اور جلسہ سالانہ سے قبل اسے مکمل کرنے کے لئے رقم کی ضرورت ہے۔ احباب اور متعلقہ جماعتوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا جلد از جلد مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ تعمیر کا کام جاری رکھا جا سکے۔ تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام امانت مہمان خانہ جلسہ سالانہ $\frac{6855}{1-14-147}$ میں جمع کرنے کے لئے بھجوائی جائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

درخواستِ دعا

۱۔ پشاور جماعت کے دوست مکرم مسعود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ پشاور اور مکرم حبیب احمد صاحب بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و رحمت نازل فرمائے۔ آمین

(نیاز قطب احمد بٹ۔ بٹ الیکٹرک ریڈیو سٹورز پشاور)

۲۔ برادرم مکرم عبدالرشید صاحب درویش سیکرٹری جائیداد جماعتِ احمدیہ گوجرانوالہ ایک ماہ سے زائد عرصہ سے شدید طور پر بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمود احمد ملک سیکرٹری ضیافت جماعتِ احمدیہ گوجرانوالہ)

ساحلی پہاڑوں کے قریب ان کی چوڑائی قریباً صفر ہوتی ہے کیونکہ ساحل کے ساتھ ہی گہرا سمندر شروع ہو جاتا ہے۔

اندازہ کیا گیا ہے کہ بحیثیت مجموعی بری زیرِ آب کی اوسط چوڑائی بیالیس میل ہے اور ان کی اوسط گہرائی ۴۶۸ فٹ ہے۔ ان کا مجموعی رقبہ سمندر کے کل رقبہ کا سات فیصد ہے۔ برِ اعظم انٹارکٹکا کے گرد جو بری زیرِ آب ہے وہ زیادہ تر برف سے ڈھکا ہوا ہے۔ اس کے وہ کنارے جو سمندر کی طرف ہیں بارہ سو سے اٹھارہ سو فٹ گہرے اور بعض جگہ تین سو فٹ تک چوڑے ہیں۔ ان پر برف کی تہ ۵۰۰ سے ۱۰۰۰ فٹ تک موٹی ہے۔ ایک مقام پر یہ برفانی چبوترہ اس قدر وسیع ہے کہ اس کا رقبہ فرانس کے رقبہ سے بھی زیادہ ہے۔ ان برفانی چبوتروں کی سطح ہموار اور چکنی ہوتی ہے اور یہاں پر اس قدر بڑے بڑے برف کے تودے جنم لیتے ہیں کہ بعض دفعہ ان کی لمبائی نوّے میل سے بھی زائد ہوتی ہے۔

بری زیرِ آب ایک طرح کے مچان یا چبوترے ہیں جو سمندروں کے کناروں پر برِ اعظموں یا جزائر کے اطراف بنے ہوئے ہیں۔ ساخت کے اعتبار سے وہ برِ اعظموں کا ہی حصہ ہیں اس لئے وہاں سے وہی معاون حاصل ہو سکتے ہیں جو برِ اعظموں میں پائے جاتے ہیں چنانچہ امریکہ اور دوسرے ممالک ان سے کافی مقدار میں تیل وغیرہ حاصل کرتے ہیں۔ ۱۹۴۵ء کے بعد سے ان کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے اور قریب کے ممالک ان پر اپنی ملکیت جتاتے ہیں۔

پہلے خیال کیا جاتا تھا کہ چونکہ بہت سی ریت اور مٹی خشکی پر سے دریاؤں اور ہواؤں کے ذریعہ سمندر میں پہنچتی رہتی ہیں اس لئے بری زیرِ آب ہموار ہوں گے لیکن اب پیمائش سے پتہ لگا ہے کہ یہ بات درست نہیں۔ خلافِ توقع ان کی سطح ناہموار ہے۔ اکثر مقامات پر ان میں نالیاں اور گہری کھائیاں ہیں جیسے دریاؤں کی گذرگاہوں میں دیکھنے میں آتا ہے بالخصوص جبکہ دریا نرم مٹی والے پہاڑوں میں سے گذرتے ہیں۔ ان نالیوں کو کنیاں کہتے ہیں۔ یہ گھاٹیاں ساحل سے شروع ہو کر بری زیرِ آب کے کناروں تک پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ بسا اوقات ان گھاٹیوں کے کنارے سیدھے اور بلند ہوتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی دریا کی گذرگاہ ہیں۔ چنانچہ بعض سائنسدان کہتے ہیں کہ ماضی کے کسی برفانی دور میں جب کہ سمندر اپنی موجودہ سطح سے کئی سو فٹ نیچے تھا یہاں دریا بہتے تھے اور ان کی وجہ سے یہ کنیاں پیدا ہو گئے ہیں۔ امریکہ میں دریائے ہڈسن کے دہانے کے قریب اور افریقہ میں دریائے کانگو کے قریب ایسے کنیاں بہت نمایاں ہیں جو مندرجہ بالا نظریہ کی تائید کرتے ہیں لیکن عجیب بات یہ ہے کہ ایسے کنیاں ان مقامات پر بھی ہیں جہاں کبھی دریا نہیں بہے اس لئے ان کا وجود ایک معمّہ ہے۔ بعض لوگ ان کو زمین کی دراڑیں خیال کرتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ جو کیچڑ بری زیرِ آب پر جمع ہوتا ہے وہ تکدری روؤں کی شکل میں بری زیرِ آب پر بہہ کر بری ڈھلوانوں پر گرتا ہے اور سمندر کے پیندے تک پہنچتا ہے۔ ان تکدری روؤں کی وجہ سے یہ نالیاں بنی ہیں اور اب تک برقرار ہیں۔ غرض یہ کنیاں کس طرح بنے اس بارے میں ہمیں ابھی تک قطعی طور پر کچھ علم نہیں۔ ان کا اصلی سبب کچھ بھی ہو وہ سمندر کے چھپے ہوئے حصہ پر عجیب منظر پیش کرتے ہیں۔

بری ڈھلان

بری زیرِ آب کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ ان کے اختتام پر جو عام طور پر چھ سو فٹ کی گہرائی پر سمجھا جاتا ہے سمندر کی گہرائی اچانک بہت بڑھ جاتی ہے۔ ہر میل کی دوری پر گہرائی میں سو سے پانچ سو فٹ کی زیادتی ہوتی ہے گویا اس جگہ گہرائی تیزی سے بڑھتی ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں سے سمندروں کے کنارے دراصل شروع ہوتے ہیں اور برِ اعظموں کی خشکی ختم ہوتی ہے۔ ان کناروں کو جو بہت گہرے ہوتے چلے جاتے ہیں بری ڈھلان کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یہ ڈھلان دس ہزار فٹ کی گہرائی پر جا کر ختم ہو جاتی ہے اور سمندر کا پیندا شروع ہو جاتا ہے۔

ادائیگیٔ زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۳۱ سال پہلے : ۱۵ ستمبر ۱۹۴۸ء

مبلغ اسلام مکرم مرزا منور احمد صاحب کا امریکہ میں وصال

مبارک ہے وہ نوجوان جسے یہ سعادت عطا ہوئی۔ مبارک ہیں وہ والدین جنہیں خدا نے ایسا بچہ دیا

(حضرت مرزا بشیر احمدؓ)

مبلغ اسلام مقیم امریکہ مکرم مرزا منور احمد صاحب آج سے ۳۱ سال پہلے آج ہی کے دن سرزمین امریکہ میں تبلیغ اسلام کا جہاد کرتے ہوئے شہادت سے ہمکنار ہو گئے۔ تاریخ احمدیت میں ایسے کئی مبلغین اسلام کا ذکر ہے جو کہ اپنے والدین اور بیوی بچوں سے دور اسلام کی خدمت کرنے دور دراز ممالک میں گئے اور وہاں کی مٹی نے ان کے جسد خاکی کو اپنے اندر جذب کر لیا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را۔

تاریخ احمدیت جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۵ پر مرحوم کے وصال کا ذکر ہے۔ اس کے مطابق مکرم مرزا منور احمد صاحب اگست ۱۹۴۶ء کے آخر میں امریکہ تشریف لے گئے۔ شکاگو میں کوئی ایک مہینہ قیام کرنے کے بعد آپ پٹس برگ کے حلقہ میں متعین کئے گئے تھے۔ ابتداء میں یہ حلقہ امریکہ کے شرقی ساحل پر بالٹی مور سے لے کر ڈیٹن تک پھیلا ہوا تھا جس میں کلیولینڈ اور مینگس ٹاؤن بھی شامل تھے۔ ان سب احمدی جماعتوں میں آپ نے دن رات دیوانہ وار کام کیا اور احباب جماعت کے دلوں میں اپنی سادگی، محنت اور خوش خلقی کی وجہ سے ایک خاص مقام پیدا کر لیا تھا۔ دو سال کے مختصر سے عرصہ میں آپ کی شبانہ روز اور والہانہ جدوجہد کے نتیجہ میں انہوں نے پٹس برگ کی جماعت میں نمایاں بیداری اور حرکت پیدا کر دی اور یہ حلقہ امریکہ مشن میں ایک ممتاز حیثیت اختیار کر گیا۔ حتیٰ کہ شکاگو کی مقامی جماعت نے آپ کو اپنے یہاں تقاریر کرنے کی دعوت دی۔

مرزا منور احمد صاحب نہایت وجیہہ صورت، بلند قامت اور اعلیٰ درجہ کے صحت مند نوجوان تھے مگر آپ کی شدید محنت اور شبانہ روز کاوشیں آپ کی صحت پر تشویشناک حد تک اثر انداز ہوئیں اور آپ ٹیومر کے عارضے میں مبتلا ہو گئے۔ ۴ ستمبر کو مقامی ہسپتال میں آپ کا آپریشن ہوا مگر زہر سارے جسم میں سرایت کر چکا تھا اس لئے اپریشن کے بعد کمزوری انتہا تک پہنچ گئی اور اگلے روز ۱۵ ستمبر کو اسلام کا یہ بہادر سپاہی اللہ کی توحید اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین پھیلانے کی جدوجہد میں اپنے آسمانی آقا کے حضور حاضر ہو گیا۔

مکرم مرزا منور احمد صاحب محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے بھائی اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا حرم سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ کے ماموں تھے۔ آپ کے والد ماجد کا نام حضرت مرزا محمد شفیع صاحب تھا۔

مکرم مرزا منور احمد صاحب کی وفات پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے ایک مفصل مضمون میں آپ کی نسبت تحریر فرمایا:۔

"مرحوم کا بچپن سے میرے ساتھ خاص تعلق تھا میں میں یہ بات بغیر کسی مبالغہ کے کہہ سکتا ہوں کہ مرحوم ایک بہت مخلص اور نیک اور ہونہار اور محبت کرنے والا اور جذبۂ خدمت و قربانی سے معمور نوجوان تھا۔ دن ہو یا رات، دھوپ ہو یا بارش، جب بھی انہیں کوئی ڈیوٹی سپرد کی جاتی تھی وہ کمال مستعدی اور اخلاص کے ساتھ اس ڈیوٹی کو سرانجام دینے کے لئے لبیک لبیک کہتے ہوئے آگے آجاتے تھے۔ پھر اپنے مفوضہ کام کو اس درجہ توجہ اور سمجھ کے ساتھ سرانجام دیتے تھے کہ دل خوش ہو جاتا تھا اور زبان سے بے اختیار دعا نکلتی تھی، میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس نیکی کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی زندگی وقف کرنے اور پھر بلاد امریکہ میں وطن سے بارہ ہزار میل دور جا کر فریضۂ تبلیغ بجا لانے کی سعادت عطا کی۔ موت تو ہر انسان کے لئے مقدر ہے مگر مبارک ہے وہ نوجوان جسے یہ سعادت کی زندگی عطا ہوئی اور مبارک ہیں وہ والدین جنہیں خدا نے ایسا نیک اور خادم دین بچہ عطا کیا۔"

(الفضل لاہور ۱۹ ستمبر ۱۹۴۸ء)

مکرم مرزا منور احمد صاحب کو یہ اعزاز بھی حاصل ہوا کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ جمعہ میں آپ کا خصوصی تذکرہ فرمایا۔ حضورؓ نے ۲۴ ستمبر ۱۹۴۸ء کے خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکر کیا اور فرمایا:۔

"مرزا منور احمد صاحب جو امریکہ کے مبلغ تھے میری ایک بیوی ام متین کے ماموں میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کے سالے اور نہایت مخلص نوجوان تھے۔ ان کے معدہ میں رسولی ہوئی اور وہ فوت ہو گئے۔ ویسے تو ہر ایک کو موت آتی ہے لیکن اس طرح کی موت گو ایک طرف قوم کے لئے فخر کا موجب ہوتی ہے لیکن دوسری طرف اس کا افسوس بھی ہوتا ہے کہ ایک آدمی کو پندرہ بیس سال میں تیار کیا جاتا ہے اور وہ جوانی کی حالت میں فوت ہو جائے۔ مرزا منور احمد صاحب کا کام نہایت اعلیٰ درجہ کا کام تھا اور امریکہ کی جماعتوں میں انہی کی جماعت کو ان سے زیادہ محبت تھی

"صحیح تاریخ ایک عمدہ معلم ہے"
(حضرت مسیح موعودؑ)

ابھی پچھلے دنوں امریکہ کی جماعتوں کی جو کانفرنس ہوئی ہے اس میں بھی یہ تسلیم کیا گیا کہ وہ علاقہ جس میں مرزا منور احمد صاحب مبلغ تھے دوسرے علاقوں کی جماعتوں سے دینی کاموں میں بڑھ گیا ہے۔ پھر ان لوگوں نے اپنی محبت کا بھی ثبوت دیا۔ جب ڈاکٹروں نے جسم میں خون داخل کرنے کا فیصلہ کیا تو ان کے علاقہ کے نومسلموں میں سے عورتوں اور مردوں کی ایک بڑی تعداد نے اپنا خون پیش کر دیا اور چونکہ ان کی ٹائپ کا خون نہیں ملتا تھا اس لئے جس نومسلم کو معلوم ہو جاتا کہ میرا خون مرزا منور احمد کے خون کے مشابہ ہے تو وہ بے انتہا خوش ہوتا اور فخر کرتا کہ میرا خون ان کے خون سے ملتا ہے۔ جب مرحوم کے جسم میں خون کے داخل کرنے کی زیادہ ضرورت پیش آگئی اور ان کے خون کی ٹائپ کا اور خون نہ ملا تو ڈاکٹروں نے کہا آپ لوگ اپنا خون دے دیں ہم اپنے پاس سے ان کے ٹائپ کا خون استعمال کریں گے اور آپ کا خون آئندہ کے لئے رکھ لیں گے۔ اس پر ان سب نے اپنا خون پیش کر دیا۔ یہ چیز اس بات کی علامت ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے امریکہ کی جماعت اخلاص میں ترقی کر رہی ہے اور یہ مرحوم کے نیک نمونہ کا زبردست ثبوت ہے۔"

(الفضل ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۸ء)

خدا تعالیٰ اپنے اس مخلص بندے کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ کر رکھے اور ان کے درجات کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین۔

مرتبہ: یوسف سہیل شوق۔ ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ

تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو خود بھی قرآن سیکھتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔

۲۔ یُلْبَسُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ تَاجَ الْکَرَامَۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

(مستدرک جلد ۱ صفحہ ۵۵۳)

صاحب قرآن کو قیامت کے دن تاج کرامت پہنایا جائے گا۔

۳۔ اَھْلُ الْقُرْآنِ ھُمْ اَھْلُ اللّٰہِ وَخَاصَّتُہٗ۔ (ایضاً ۵۵۶)

قرآن والے ہی خدا کے اہل اور اس کے خاص مقرب ہیں۔

۴۔ اَکْرِمُوْا حَمَلَۃَ الْقُرْآنِ فَمَنْ اَکْرَمَھُمْ فَقَدْ اَکْرَمَنِیْ وَمَنْ اَکْرَمَنِیْ فَقَدْ اَکْرَمَ اللّٰہَ

(الدرر المنتثرہ للسیوطی صفحہ ۱۸-۱۷)

دیلمی نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی یہ حدیث درج کی ہے

یعنی حاملین قرآن کی تعظیم کرو۔ جس نے اس کی تکریم کی، اس نے میری تکریم کی اور جس نے میری عزت کی اس نے اللہ جل شانہٗ کی عظمت و کبریائی کا اظہار کیا۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

شکریہ احباب

ہمارا جوان سال بیٹا عزیزم اظہر احمد ندیم چند گھنٹوں کی مختصر علالت کے بعد ۱۰ر اگست بروز جمعۃ المبارک اپنے حقیقی مولا سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس کی وفات حسرت آیات پر کثیر تعداد میں دوستوں اور عزیزوں نے نہایت محبت اور خلوص سے تعزیت اور افسوس کے خطوط ارسال فرمائے۔ صدمہ کی وجہ سے جملہ احباب کو فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہیں۔ ہم ان تمام احباب کا بذریعہ الفضل تہ دل سے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہمیں اپنی خاص دعاؤں میں یاد فرمایا اور ہمارے غم میں شریک ہو کر ہماری ڈھارس بندھائی۔ ہم انشاء اللہ فرداً فرداً بھی ان کا شکریہ ادا کریں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے نہایت پر محبت تعزیت بھرے الفاظ تحریر فرمائے اور خاص شفقت فرما کر عام قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت فرمائی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد اور خواتین مبارکہ بھی خاکسار کے غریب خانہ پر تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ اسی طرح اہل محلہ اور اہل ربوہ کے اکثر احباب اور مستورات خاکسار کے گھر تشریف لا کر ہمارے اس غم میں شریک ہوئے اور ہماری تسکین کا باعث بنے۔ ہم ان سب کے ممنون ہیں۔ جس محبت بھرے سلوک سے انہوں نے ہم سے تعاون فرمایا اور خاص طور پر مکرم عبد الجبار صاحب جو بچے کی بیماری کی خبر سن کر فوراً ہی جس لباس میں بیٹھے چلے آئے اور گیارہ بجے رات تک اپنے بچے کی طرح مرحوم کی دیکھ بھال کرتے رہے ہم ان سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ تمام دوستوں سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ خاکسار بچے کی وفات کے بعد سے بیمار ہے۔ صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ڈاکٹر شریف احمد۔ راشد ڈینٹل کلینک
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ دلشاد شریف صدر لجنہ
دار النصر شرقی ربوہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ۲۸-۲۹ اگست کو ہو چکا ہے اور پڑھائی شروع ہو چکی ہے۔ جو طلباء کسی وجہ سے ۲۸ر اگست کے انٹرویو میں نہیں آ سکے ان کا انٹرویو ۲ر اکتوبر ۶۹ء بروز منگل آٹھ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔

۲۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے عمر سترہ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن یا اس سے زیادہ ہونا ضروری ہے۔

۳۔ انٹرویو کے وقت سکول کے سرٹیفکیٹ کی اصل اور فوٹو سٹیٹ کاپی اور مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تعارفی چٹھی امیدوار کے پاس ہونا ضروری ہے جس میں عمر، تعلیم، میٹرک کے امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور ڈویژن کی تصدیق ہو۔ جن طلباء کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہے اور وہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ ۲ر اکتوبر کو انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں اور آنے سے پہلے بذریعہ خط وکالت دیوان کو اطلاع دیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

قرارداد تعزیت

مجلس عاملہ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے اپنے ہنگامی اجلاس منعقدہ ۹-۹-۶۹ بعد نماز جمعہ زیر صدارت محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت بالاتفاق منظور کی۔

"مجلس عاملہ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ شہر مکرم چوہدری حسین علی صاحب ابن محترم چوہدری رحمت علی خان صاحب مرحوم ساکن فیروز والا ضلع گوجرانوالہ اور مکرم میجر (ریٹائرڈ) محمد یعقوب خان صاحب ابن محترم چوہدری فتح محمد خان صاحب مرحوم حال ساکن محلہ جے سنگھ ضلع گوجرانوالہ کی افسوسناک اور اچانک وفات پر گہرے رنج و غم اور دلی صدمہ کا اظہار کرتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہر دو مرحومین احمدیت سے گہری عقیدت، جوش اور غیرت رکھتے تھے۔ اپنے علاقہ میں نہایت با اثر و رسوخ، نڈر، بے باک اور مہمان نواز احمدی تھے۔ مورخہ ۵-۹-۶۹ بعد نماز جمعہ جماعت گوجرانوالہ نے دونوں صاحبوں کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی۔ دعا ہے کہ مولا کریم انہیں مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ ہر حال میں ان کا حامی و ناصر رہے اور انہیں اپنے بزرگوں کے نیک نمونہ کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

احقر عبد الرحمٰن صابر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ
پتہ: مکان نمبر ۲۱۲۴ گلی نمبر ۱۔ کرشن نگر گوجرانوالہ

تحریک جدید میں شمولیت لازمی ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"یہ تحریک کسی خاص گروہ سے مختص نہیں بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ اسلام کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کیلئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بیکار ہے۔"

"میں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے۔ جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔" (الفضل ۳ رمئی ۱۹۶۷ء) وکیل المال اول تحریک جدید۔

قائدین مجالس! ہمارا سالانہ مرکزی اجتماع ۱۹-۲۰-۲۱ر اکتوبر کو ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ نمائندگی کے لئے کوشش فرمائیں! (معتمد مجلس مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ (بقیہ)

اور جماعت کی ترقی اور وسعت میں اضافہ کے ساتھ ساتھ ان دعاؤں کے سلسلہ میں بھی وسعت پیدا ہوتی چلی جا رہی ہے حضور کے نزدیک صرف پاکستان یا کسی ایک ملک کے احمدی احباب ہی اس امر کے مستحق نہیں ہیں کہ حضور ان کیلئے دعائیں کریں بلکہ تمام روئے زمین پر پھیلی ہوئی تمام قوموں اور ملکوں کے احباب یکساں طور پر حضور کی مقبول دعاؤں کے مستحق ہیں اور حضور سب کے لئے ہی دن اور رات دعائیں کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے ۲۷ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور نے پچھلے دنوں احباب انڈونیشیا کے نام پیغام بھجوایا تو اس کے آخر میں حضور نے رقم فرمایا:-

"میں آپ لوگوں سے بہت محبت رکھتا ہوں اور آپ لوگوں کے لئے دعائیں کرتا رہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ایمان کو بڑھائے اور برائیوں سے محفوظ رکھے۔ خدا تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے اور دائمی فضل سے نوازتا رہے۔ آمین"

(الفضل ۲۶ اگست ۱۹۷۹ء)

پھر بعض مخصوص حالات میں تو جیسا کہ حضور نے خود فرمایا ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ ایک منٹ سوئے بغیر ساری ساری رات جاگ کر ہمارے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ اندریں صورت ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اظہار تشکر کے طور پر ایسے سراپا محبت و شفقت وجود کے لئے (جس پر ہماری معمولی تکلیف بھی بہت شاق گزرتی ہے اور جو ہمارے لئے تڑپتا اور ہماری تکلیفوں کے ازالہ کے لئے دن رات دعائیں کرتا ہے) خود بھی دعائیں کریں اور کرتے ہی چلے جائیں اور کبھی ان دعاؤں سے غافل نہ ہوں۔ ایسے سراپا محبت و شفقت وجود کے لئے دعائیں کرنا دراصل اپنے ہی لئے دعائیں کرنا ہے۔ اسی لئے حضور نے جماعت کو اس کے اس فرض کی طرف بھی بار بار توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء کی افتتاحی تقریر کے آخر میں فرمایا:-

"دنیوی لحاظ سے وہ تلخیاں جو دوستوں نے انفرادی طور پر محسوس کیں وہ ساری تلخیاں میرے سینے میں جمع ہوتی تھیں۔ ان دنوں مجھ پر ایسی راتیں بھی آئیں کہ میں خدا کے فضل اور رحم سے ساری ساری رات ایک منٹ سوئے بغیر دوستوں کے لئے دعائیں کرتا رہا ہوں۔ میں احباب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے ان ذمہ داریوں کو بطریق احسن ادا کرنے کی توفیق عطا کرے جو اس نے اس عاجز کے کندھوں پر ڈالی ہیں۔ میں اور احباب جماعت مل کر ان ذمہ داریوں کو پورا کریں کیونکہ میرے اور احباب کے وجود میں میرے نزدیک کوئی امتیاز اور فرق نہیں ہے۔ ہم دونوں "امام جماعت" اور "جماعت" ایک ہی وجود کے دو نام ہیں اور ایک ہی چیز کے دو مختلف زاویے ہیں"

(الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۷۶ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اس فرض کی اہمیت کو سمجھنے اور اسے کماحقہٗ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواستِ دعا

برادرم مکرم اقبال احمد صاحب آف کراچی ہاتھوں پر چنبل کی وجہ سے اکثر بیمار رہتے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حمید الدین ناصر آباد کالونی ربوہ)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر) پر

کھیلوں کا پروگرام

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۷۹ء کے موقع پر حسب سابق مندرجہ ذیل انفرادی اور اجتماعی کھیلیں ہوں گی جن میں فٹ بال، کبڈی، والی بال، رسہ کشی، دوڑیں، گولہ پھینکنا، تھالی پھینکنا، نیزہ پھینکنا، نشانہ غلیل، لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ، کلائی پکڑنا اور وزن اٹھانا وغیرہ شامل ہیں۔

اجتماعی کھیلوں میں سات ٹیموں کی شمولیت ہوگی۔ ان کی تیاری اور انتظام کے لئے مندرجہ ذیل قائدین کو ٹیموں کا انچارج مقرر کیا گیا ہے ان کو ابھی سے ٹیموں کی تیاری کا کام شروع کر دینا چاہیئے۔ نیز متعلقہ اضلاع کے قائدین اور کھلاڑی خدام ابھی سے اپنے انچارج صاحب سے رابطہ قائم فرمائیں تاکہ ٹیموں کی تیاری اور اجتماع میں بروقت شمولیت کے سلسلہ میں سہولت رہے۔

۱۔ لاہور ڈویژن	مکرم قائد صاحب ضلع شیخوپورہ
۲۔ سرگودہا ڈویژن	" قائد صاحب ضلع سرگودہا
۳۔ ملتان و بہاولپور ڈویژن	" قائد صاحب ضلع ملتان
۴۔ خیرپور و حیدرآباد ڈویژن	" قائد صاحب ضلع حیدرآباد
۵۔ صوبہ سرحد و آزاد کشمیر و راولپنڈی ڈویژن۔	" قائد صاحب ضلع راولپنڈی
۶۔ کوئٹہ و کراچی ڈویژن	" قائد صاحب ضلع کراچی
۷۔ ربوہ	" مہتمم صاحب مقامی

(مہتمم صحتِ جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

عزیزہ زاہدہ پروین صاحبہ بنت ڈاکٹر مرزا عبد الرحیم صاحب مرحوم آف نوشہرہ چھاؤنی صوبہ سرحد۔ جو میری اہلیہ کی بھانجی تھیں لمبے عرصہ تک لاہور میں ہسپتال میں زیر علاج رہیں اور آخری چند ایام فضلِ عمر ہسپتال میں زیر علاج رہیں۔ بروز جمعہ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۷۹ء شام ۵ بجے ۲۰ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ ۸ ستمبر کو بعد نماز فجر مسجد نادر دار الرحمت غربی کے احاطہ میں مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر قائم مقام وکیل اعلیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی پھر عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی اور اس کے بعد مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ عالیہ نے دعا کرائی۔ مرحومہ مکرم مرزا غلام حیدر صاحب مرحوم ایڈووکیٹ نوشہرہ چھاؤنی (سابق پراونشل امیر صوبہ سرحد) کی پوتی تھیں۔

احبابِ جماعت سے التماس ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے سب عزیزان کو صبر جمیل عطا کرے۔ مرحومہ کی والدہ ذیابیطس کی مریضہ اور مختلف عوارض کا شکار رہتی ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان کے تمام ہموم و کروب کو اپنے فضل اور رحم سے دور کر دے۔ آمین ثم آمین

خاکسار بشارت الرحمٰن (ناظر تعلیم)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

انصار اللہ کے بائیسویں مرکزی اجتماع کی تاریخیں ۲۶-۲۷-۲۸ ر اخاء ۱۳۵۸ ہش / اکتوبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اُس کی دی ہوئی توفیق سے

ہم

اپنے کرم فرماؤں کی خدمت کے لئے پہلے سے بھی بڑھ کر مستعد ہیں

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ اس نے نت نئے ڈیزائنوں کے انتہائی حسین اور دلکش زیورات کے منفرد ولاجواب مرکز **نیو پاک جیولرز**، فیروز پور روڈ لاہور میں ڈاکہ زنی کی سنسنی خیز واردات ہونے کے باوجود ہمیں اپنے کرم فرما گاہکوں کی بیش از بیش خدمات بجا لانے کی توفیق سے نوازا ہے، فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اب ہم

- پہلے سے بھی بڑھ کر ورائٹی
- بالکل جدید حسین و دلکش ڈیزائن
- نظروں کو خیرہ کر دینے والے نہایت خوبصورت زیورات

پیش کر رہے ہیں۔

نیو پاک جیولرز (ایرکنڈیشنڈ)

(۱) ۱۱۱۔ فیروز پور روڈ (نزد گلیکسی سینما) لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴

(۲) ۱۲ ذیلدار روڈ، اچھرہ لاہور

احمدی بھائیوں کی اپنی دکان ہے

ہمارا مطمح نظر ——— خدا تعالیٰ کے بعد آپ کی خوشنودی

ہمارا معاوضہ ——— آپ کی تسلّی اور اطمینان

آج ہی تشریف لائیے اور اپنی پسند کے زیورات خریدیئے

خدا کے فضل و کرم سے احباب کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت جلد تیسری برانچ ربوہ میں اور چوتھی برانچ رضا شاہ پہلوی روڈ/مری روڈ راولپنڈی میں کھولی جا رہی ہے

خاکسار۔ محمد اکرم شاد۔ نیو پاک جیولرز۔ ۱۱۱ فیروز پور روڈ۔ لاہور